شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

سنت نبویؐ کی اہمیت و ضرورت

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے سنت پر عمل پیرا ہونے اور اس کو مضبوطی سے پکڑنے کی اشد تاکید فرمائی ہے اور اس کی پیروی نہ کرنے پر نہایت ناراضگی فرمائی ہے:

۱۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ (المتوفی ۷۵ ھ) کی روایت میں اس کی تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے اوپر لازم ہے کہ تم میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو معمول بناؤ اور اپنی ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے اس کو پکڑو' تم نئی نئی باتوں سے پرہیز کرو' کیونکہ (دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے۔"

(مستدرک ج ۱' ص ۹۶۔ قال الحاکمؒ و الذہبیؒ صحیح)

یہ صحیح روایت اس امر کو بیان کرتی ہے کہ ہر مسلمان پر یہ لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی اور حضرات خلفائے راشدین کی سنت کو خوب مضبوطی سے پکڑے اور اس کو اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں' اور جملہ محدثات اور بدعات سے کنارہ کشی کرے کیونکہ ہر ایک بدعت گمراہی اور ضلالت ہے۔

۲۔ حضرت عبد اللہؓ بن عباسؓ (المتوفی ۶۸ ھ) سے روایت ہے کہ حجتہ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے یوں ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں' اگر تم نے ان کو مضبوطی سے پکڑا تو ہرگز تم گمراہ نہ ہو گے' ان میں سے ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) ہے۔" (مستدرک ج ۱' ص ۹۳)

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ (المتوفاۃ ۵۷ ھ) روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

"چھ قسم کے لوگ ہیں جن پر میں بھی لعنت بھیجتا ہوں' اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت نازل کرے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو میری سنت کو چھوڑ دے۔"

(مستدرک ج ۱' ص ۳۶۔ قال الحاکمؒ والذہبیؒ صحیح)

۴۔ حضرت انسؓ بن مالک (المتوفی ۹۳ ھ) روایت کرتے ہیں کہ ایک خاص موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

"جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرا نہیں۔"

(بخاری ج ۲' ص ۷۵۷)

اس سے بڑھ کر تارک سنت کی بدبختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و سلم یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ میرا (امتی) نہیں ہے' گو وہ اپنے مقام پر آپ کا محب بنتا رہے' مگر اس کی رائے کا کیا اعتبار ہے؟

۵۔ حضرت حذیفہؓ بن الیمانؓ (المتوفی ۳۶ ھ) جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"میرے بعد کچھ رہبر اور پیشوا ایسے ہوں گے جو میری سیرت پر نہیں چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہیں کریں گے۔ ان میں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے مگر شکل اور صورت انسانی ہوگی۔" (مسلم ج ۲' ص ۱۲۷)

اتباع سنت کے بارے میں کتب احادیث میں اس قدر ذخیرہ موجود ہے کہ آسانی کے ساتھ اس کا شمار نہیں ہو سکتا' مگر بطور نمونہ کے ہر عاقل کے لیے یہ پیش کردہ روایات کافی ہیں' لیکن جو عمداً" غافل رہنا چاہتا ہے' اس کے لیے دنیا میں کوئی علاج موجود نہیں ہے۔ ایسے شخص کے لیے فیصلہ یہی ہے کہ نولہ ما تولی۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ (المتوفی ۱۱۷۶ ھ) لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ دین کا انتظام اس بات پر موقوف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی سنتوں کا اتباع کیا جائے۔

(حجتہ اللہ ج ۱' ص ۱۷۰)